

**Department of Teacher Education
University of Karachi**

B.Ed. Hons. 4 Year (Elementary) Semester VII

Urdu Pedagogy

Course Code: DTE 631

نصاب اردو SYLLABUS URDU

نصاب برائے تدریس اردو (فکشنل/عملی)

- ۰۔ کورس کا تعارف: (COURSE DESCRIPTION)
- ۰۔ حاصلاتِ تعلیم: (COURSE OUTCOMES)
- ۰۔ تعلیمی اور تدریسی رسائیاں: (LEARNING AND TEACHING APPROACHES)
- ۰۔ یونٹ (UNIT)

- ۱۔ نظریہ زبان
- ۲۔ عملی تدریسی طریقے (سننا، بولنا اور سمجھنا)
- ۳۔ عملی تدریسی طریقے (پڑھنا اور لکھنا)
- ۴۔ جائزہ و آزمائش

- ۰۔ حوالہ جات (REFERENCES)
- ۰۔ اسائنمنٹ (مختلف موضوعات) (ASSIGNMENTS)
- ۰۔ کورس سے متعلق لازمی معلومات
- ۰۔ اردو سے متعلق نفاذ فیہیوں کا ازالہ
- ۰۔ یونٹ نمبر اے سے متعلق سبقی اشارے
- ۰۔ تفصیلی سبقی خاکے
- ۰۔ دیگر یونٹس سے متعلق اہم سبقی اقدامات

اس کورس میں زیر تربیت اساتذہ نظریہ و آموزش زبان (The Theory of Learning of Language) اور زبان کے متنوع ماحول (FEATURES OF A LANGUAGE - RICH ENVIRONMENT) کے حوالے سے تدریس زبان کو سمجھیں گے۔ ماہرین زبان کا کہنا ہے کہ زبان کا فطری ساف و غیر پیدائش سے قبل ہی ہمارے دماغ میں موجود ہوتا ہے اور یہ پروگرام یونیورسل گرائمر کہلاتا ہے۔ بچے اپنی معصوم عمر میں ہم سے اچھے زبان کے محکم ہوتے ہیں۔ اس نظریے کے تحت اس کورس میں ابتدائی اور وسطانی جماعتوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ لسانی مہارتوں کو جماعت بندی کے تحت عملی تدریس طریقے (سننا، بولنا اور سمجھنا) اور عملی تدریس طریقے (پڑھنا اور لکھنا) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ان مہارتوں پر دسترس کے نقطہ نظر سے آڈیو ٹیکسٹ اور ٹیبلٹ فزیکل جیسے عملی طریقوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

جائزہ و پائش اور اس پر تنقید کرنا مدرس کے لئے بہت مفید ہے۔ اشارات سبقت کا مہاب تدریس حکمت عملی کی ضمانت ہیں۔ جو اساتذہ کی تربیت کا لازمی ہیں۔ اس لیے اس نصاب میں انٹیمپٹری اساتذہ جماعت اول تا ہشتم جدید سبقتی اشارات تا صرف خود تیار کریں گے بلکہ انٹیمپٹری مدارس میں ان کی عملی مشق بھی کریں گے۔ اس کورس کی جدت یہ ہے کہ سبقتی اشارات کی تیاری اور عملی مشق کورس کا آخری یونٹ نہیں بلکہ دوران کورس جاری رہے گی۔

حاصلات کورس: COURSE OUTCOMES

اس کورس کی تکمیل کے بعد زیر تربیت اساتذہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظریہ و آموزش زبان (The Theory of Teaching of Language) کے فطری تقاضوں کو سمجھ سکیں۔
- اردو زبان شناسی پر عبور حاصل کر سکیں۔
- سن کر لہجہ، تلفظ کی ادائیگی اور الفاظ کے آہنگ کا لطف لے سکیں۔
- پڑھ کر جملہ سازی کی تحریری مشق کر سکیں۔
- پڑھ کر زندگی سے متعلق مختلف موضوعات پر عمدہ تحریریں پیش کر سکیں۔
- جائزہ و آزمائش کے جدید ترین انداز سبقتی اشارات میں بتا سکیں۔
- طریقہ ہائے تدریس میں عملی کا مظاہرہ کر سکیں۔
- ابتدائی سے وسطانی سطح کے تدریس کورس پر سبقتی بھری معاونات و سبقتی اشارات تیار کر سکیں۔

تعلیمی اور تدریسی رسائیاں: (LEARNING AND TEACHING APPROACHES)

نظریہء آموزش زبان کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ ہی سے سنا شروع کر دیتا ہے۔ کیوں کہ زبان بچے کے جنموں میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ جدید تکنیکی مہارتیں، تدابیر فطری سانچے، آزمائشی سوالات اور سوالنامے تدریسی عمل کو جانچتے، پرکھتے اور معیار استدلال مقرر کرتے ہیں۔ اس کورس کی تدریسی رسائی زیر تربیت اساتذہ کا (جماعت اول تا ہشتم) کے طلبہ کے لیے فراوانی زبان کا ایک متنوع ماحول تیار کرنا اور آموزشی قالب تیار کرنا ہے۔ جو معیار زبان کے اصولوں پر ہر کئے جاسکیں۔ کورس سے منسلک ان سرگرمیوں کا مقصد زیر تربیت اساتذہ کو اپنی تعلیمی ذمہ داری بڑھانے کا موقع فراہم کرنا ہے۔

یونٹ ۱

نظریہء زبان

(THEORY OF LANGUAGE)

تعارف:

زبان کے متنوع ماحول میں بچے کے لیے کثرت سے ماحولیاتی مواد زبانی اور تحریری صورت میں موجود ہوتا ہے جو والدین، عزیز واقارب اور اساتذہ کی جانب سے میسر آتا ہے۔ اس یونٹ میں زیر تربیت اساتذہ فراوانی زبان کی نمایاں خصوصیات FEATURES OF A LANGUAGE-RICH ENVIRONMENT کو سمجھتے ہوئے آموزش زبان کے وسیلوں کے مطابق زبان کے فطری سانچوں پر تدریسی حکمت عملی تیار کریں گے۔ مثلاً بچوں کو بات کرنے کے مواقع فراہم کرنا، ارد گرد کے ماحول پر رائے لینا، خواہش دریافت کرنا اور منظوم و نثری آسان فہم مواد فراہم کرنا وغیرہ۔ اردو کی لسانی خوبیاں صوتی، قواعدی، قنی نوعیت کی حامل ہیں۔ ان خوبیوں سے استفادہ کرتے ہوئے زیر تربیت اساتذہ جماعت اول تا ہشتم کے تدریسی مسائل پر کیسے قابو پاتے ہوئے جدید سہتی ڈیزائن میں کارآمد تدریسی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ اس یونٹ کا کام عملی تدریسی معلومات فراہم کرنا ہے تاکہ اساتذہ عملی مشق کی تیاری کر سکیں۔

پہلا ہفتہ

- نظریہء زبان (THEORY OF LANGUAGE)
- آموزش زبان کے وسیلے (پیدائش سے پہلے اور بعد کے محرکات، والدین، اساتذہ)
- اردو زبان کا متنوع ماحول

دوسرا ہفتہ

- اردو کی بنیادی لسانی خصوصیات (صوتی، قواعدی، قنی)
- اردو سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ
- اردو کی تدریسی تدابیر

تیسرا ہفتہ

- جدید سہتی ڈیزائن

۰۔ تدریسی تکنیک

۰۔ سمعی بصری معاونات

عملی مشق (TEACHING PRACTICE) شروع ہونے سے پیش تر اساتذہ موضوعاتی بحث کے ذریعے درج بالا نکات کے تحت راہنما استاد کی زیر نگرانی اپنی حکمت عملی طے کریں گے۔

یونٹ ۲

عملی تدریسی طریقے (سننا، بولنا اور سمجھنا)

ابتدائی تا۔ طانی سطح کی جماعتیں

تعارف:

زبان کی تدریس میں صرف سننا ہی کافی نہیں، سن کر سمجھنا ہی اصل شے ہے۔ بچے کے ارد گرد مبہم آوازیں اس کے لیے جلد از جلد زبان اذہر کرنے میں مددگار بنتی ہیں۔ زبان سننا اس کے سیکھنے کا پہلا مرحلہ ہے۔ تدریس زبان میں بھی پہلی مہارت سننا سکھانا یا تدریس سماعت ہے۔ جماعت اول تا ہفتم عملی تدریسی طریقوں (سننا، بولنا اور سمجھنا) کے ذریعے حروف اور الفاظ کی کھوج زبان کا عملی پہلو ہے۔ قرآن ۵۶ آیات میں مطالعہ کائنات کا درس دیتا ہے۔ اس کائنات میں موجود ہر شے پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس یونٹ میں دیکھ کر زبان سیکھنا یعنی مطالعہ بہ ذریعہ سماعت تدریس کیسے کی جائے۔ اوصاف خوش خوانی تدریس نظم و نثر میں کارگر ثابت ہوتے ہیں اس لیے زیر تربیت اساتذہ جدید طریقہ ہائے تدریس مثلاً (تفکشل، آڈیو ٹیکسٹ اور ٹوٹل فزیکل) کو جدید سہلی اشارات میں دوران عملی تدریس استعمال کریں گے۔ زیر تربیت اساتذہ کی تدریس دوران کورس جاری رہے گی۔ اس لیے ایک ہفتہ سہلی اشارات کی تیاری کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ جس میں زیر تربیت اساتذہ عملی تدریسی طریقے (سننا، بولنا اور سمجھنا) اور مطالعہ بہ ذریعہ سماعت تدریس کا گریکھ سکیں۔

چوتھا ہفتہ

- ۰۔ اوصاف خوش خوانی / کرداری مقاصد (تلفظ، روانی، تاکید، لب و لہجہ، تفصیل)
- ۰۔ بنیادی لسانی عادات / مہارتیں تعارف (بولنا، سننا، سمجھنا)
- ۰۔ بولنا اور سننا (تفکشل، آڈیو ٹیکسٹ اور ٹوٹل فزیکل طریقوں سے مشق)

پانچواں ہفتہ

- ۰۔ بہ ذریعہ قصہ کہانی (تمثیل، ڈراما، قصہ گوئی)
- ۰۔ بہ ذریعہ کھیل (مثلاً لفظ کی بناوٹ میں حروف کی کھوج)
- ۰۔ بہ ذریعہ مطالعہ (ٹی وی، ریڈیو، کمپیوٹر، مطالعہ کائنات)

ششم ہفتہ

- ۰۔ پرائمری سطح پر تدریس نظم
- ۰۔ مڈل سطح پر تدریس نظم
- ۰۔ فی البدیہہ نظم گوئی

ساتواں ہفتہ

- ۰۔ سہتی اشارات/طریقہ ہائے تدریس (ابتدائی تا وسطانی سطح کی جماعتیں)
- ۰۔ سہتی ڈیزائن/تھنکی مہارتیں/تدریسی حکمت عملی نظم و نثر

یونٹ ۳

عملی تدریسی طریقے (پڑھنا اور لکھنا)

ابتدائی تا وسطانی سطح کی جماعتیں

تعارف:

اس یونٹ میں عملی تدریسی طریقوں (پڑھنا اور لکھنا) کی مشق کروائی جائے گی۔ تاکہ زیر تربیت اساتذہ الف باکی طریقے سے حروف کی ساخت اور تجللی طریقے سے مرکب جملے بنانے کی مشق کا استعمال اشارات سبق کی تیاری میں خوب کر سکیں۔ مثلاً ابتدائی جماعتوں کے لیے حروف کی پہچان پر آزمائشیں تیار کرنا یا وسطانی جماعتوں میں مولانا روم کی حکایات پڑھا کر کہانی لکھنے کا ہنر سکھانا۔ تصویر دکھا کر کہانی کے مختلف پلاٹ تیار کرنا اور پھر سننے بولنے کی مشق کروانا جو ہر سطح پر کی جاسکتی ہے۔ تاہم ابتدائی تا درمیانی سطح کی جماعت کا معیار، احسان و استدلال مد نظر رکھ سہتی اشارات تیار کیے جائیں گے۔ کیوں کہ اشارات سبق کی تیاری اور عملی مشق ہر یونٹ کا حصہ ہیں۔ تاکہ زیر تربیت اساتذہ عملی مشق کی اہمیت سمجھ سکیں۔

آٹھواں ہفتہ

- ۰۔ طریقہ ہائے تدریس کا تعارف (ابتدائی تا وسطانی سطح کے مطابق)
- ۰۔ الف باکی، جملوں، تجللی طریقے
- ۰۔ تفکشل/عملی اردو

نواں ہفتہ

- ۰۔ زبان شناسی کی تدریس (ابتدائی و ثانوی سطح کے مطابق)
- ۰۔ تدریس قواعد (پہ ذریعہ نظم)
- ۰۔ تدریس قواعد (پہ ذریعہ اقتباس)

دسواں ہفتہ

- ۰۔ ردل پلے، بازی (FEED BACK)
- ۰۔ تفکشل/عملی طریقے (ابتدائی و ثانوی سطح کے مطابق)
- ۰۔ تدریسی تدابیر (ابتدائی و ثانوی سطح کے مطابق)

گیارہواں ہفتہ

- ۰۔ منکومات پر مبنی اسباق کی منصوبہ بندی جماعت اول تا سوم
- ۰۔ نثر پر مبنی اسباق کی منصوبہ بندی جماعت اول تا سوم
- ۰۔ نثر پر مبنی اسباق کی منصوبہ بندی جماعت چہارم تا ششم

پونٹ ۴

جائزہ و آزمائش

تعارف:

تدریسی عمل کا جائزہ اور اس پر تنقید کرنا مدرس کے لیے بہت مفید ہے۔ اسباق کے جائزے میں مدرس کے اشارات، سبق کی خوبی اس کے موقف کی موزونیت، اس کی تدابیر، توضیح کی کامیابی، اس کے عمل تدریس کی کیفیت اور بہ حیثیت مجموعی اس کے سبق کے اثر اور نتیجے پر خاص نگاہ تنقید ڈالنی چاہیے۔ زبان کی جانچ پڑتال کے ساتھ ساتھ اس پونٹ کا کارآمد پہلو ہے۔ بطوریکہ اس ساتھ جماعت اول تا ہفتم ہر درجے میں شامل نصاب پر نئے پیمانے تیار کر سکیں گے۔

بارہواں ہفتہ

- جائزہ و آزمائش تعارف
- سوالات کی تکنیک، مشق
- کلور قیج، کثیر انتخابی
- آزمائش (TEST)

تیرہواں ہفتہ

- سوالنامے
- پرچہ جات
- اسائنمنٹ

چودھواں ہفتہ

- ابتدائی سطح کے سانچے (جماعت اول تا سوم)
- وسطانی سطح کے سانچے (جماعت چارم تا ہفتم)
- مل/وسطانی سطح کے سانچے (جماعت ہفتم و ہشتم)

چودھواں ہفتہ

- منکومات پر مبنی اسباق (جماعت چارم تا ہفتم)
- نثر پر مبنی اسباق (جماعت ہفتم و ہشتم)
- منکومات پر مبنی اسباق (جماعت ہفتم و ہشتم)
- نثر پر مبنی اسباق (جماعت ہفتم و ہشتم)

حوالہ جات / مطالعاتی مواد

(REFERENCES)

کتابیات:

- ۱۔ ساجد حسین، پروفیسر، اردو اور اس کے تدریسی طریقے، ایجوکیشن ریسرچ اسکالر جامع کراچی، رہبر پبلشرز۔ اردو بازار، کراچی
- ۲۔ عطش درانی، ڈاکٹر، جدید تدریسیات اردو، کلکٹل سنز، راولپنڈی، ۲۰۰۳ء
- ۳۔ سلیم فارانی، ڈاکٹر، اردو زبان اور اس کی تعلیم، پاکستان بک سٹور، اردو بازار، لاہور، ۱۹۶۲ء۔
- ۴۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، تدریس اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، اپریل ۲۰۰۱ء
- ۵۔ مصباح الدین احمد، مطالعہ زبان اور کمپیوٹر، ”اخبار اردو“، دسمبر ۲۰۰۷ء، ص: ۲۵
- ۶۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان، تقریر، تدریس ادب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء
- ۷۔ ویکیپیڈیا ویب سائٹ:
- www.Freethesaurus.info/Unesco/indescophp?tema=3501(Hindustani
- ۸۔ Rehman, Tariq Dr., The Teaching of Urdu in British India, "The Annual of Urdu Studies", Vol. 15, P.36, Urdustudies.com., University of Memon, M.U., "Urdustudies.com" Vol.10 (Website)Wisconsin.(Website)
- ۹۔ محمد صدیق خان شیلی، ڈاکٹر، نقشہ کشی / عملی اردو، بحوالہ: تدریس اردو کے جدید تقاضے، مرتب: ڈاکٹر عطش درانی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۲ء
- ۱۰۔ ڈاکٹر محمد آفتاب احمد، اردو قواعد و املا کے بنیادی اصول، جلد اول، ۱۹۹۴ء، نقشہ کشی انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لنگویج، اسلام آباد

مال اسائنمنٹس: (ASSIGNMENTS)

- ۱۔ مختلف موضوعات پر اخباری اشتہارات لکھیں اور ایک ہفتے میں جمع کروائیں۔ اشتہار رنگارنگ، بامعنی اور جدید ہوں۔
- ۲۔ رموز اوقاف پر اس انداز سے سہتی اشارہ تیار کیجیے کہ کہانی کی کہانی ہو اور رموز اوقاف پڑھا دیے جائیں۔ کم از کم تین دن میں سہتی خاکہ جمع کروائیں۔
- ۳۔ دو گروپوں میں سننے/بولنے اور پڑھنے/لکھنے کی مہارتیں تقسیم کی جائیں گی دونوں گروپ اسکرپٹ لکھ کر رول پلے/تمثیل تیار کریں گے۔ دونوں گروپ اپنے مکالمے (اسکرپٹ) تحریری صورت میں ایک ہفتے میں جمع کروائیں گے۔
- ۴۔ جماعت اول اور ہفتم سے دو اسباق پر ساختک قالب تیار کریں اور ایک ہفتے میں جمع کروائیں۔

نصاب سے حلقہ لازمی معلومات:

یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ پیدائش کے بعد بچہ اپنے ماحول میں بولی جانے والی زبان خود بخود ایک مختصر عرصے میں بولنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عام مشاہدے کی غور طلب بات یہ ہے کہ ایک چھوٹا بچہ جس کی ذہنی صلاحیتیں ابھی نشوونما کے مراحل سے گزر رہی ہیں، زبان جیسی پیچیدہ

چیز خود بہ خود کیسے سیکھ لیتا ہے۔ نہ تو اس نے اسکول کی شکل دیکھی ہے، نہ کسی ٹیوٹر نے اُسے بتایا ہے کہ بولا کیسے جاتا ہے اور نہ والدین نے اسے بولی جانے والی زبان کے اسرار و رموز سمجھانے کی کوشش کی۔ کسی بیرونی دباؤ یا درس و تدریس کے بغیر پیدائش کے دو سالوں کے اندر اندر بچے کا زبان سیکھ جانا صرف حیرت ناک عمل ہی نہیں ہے بلکہ تدریس زبان کے اساتذہ کے لیے اس میں ایک عظیم سبق پنہاں ہے۔

زبان سیکھنے کے اس قدرتی عمل سے یہ بات اخذ کرنا مشکل نہیں ہے کہ زبان سیکھنا ایک فطری عمل اور بچہ یہ خدا داد صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ بچہ کا ماحول اس خدا داد صلاحیت کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک ایسا ماحول جہاں بچے کے لیے محبت، عزت اور آزادی ہو بچے کو سیکھنے کے عمل میں مدد کرتا ہے۔ Noam Chomsky کے نظریے کے مطابق دنیا میں آنے والا ہر بچہ اپنے ساتھ دماغ میں ایک خاص عضو لے کر آتا ہے جسے Language Acquisition Device کہتے ہیں۔ زبان سیکھنے کے بنیادی اصول و اجزاء پیدائشی طور پر موجود ہوتے ہیں۔ پیدائش کے بعد جب بچہ اپنے ماحول میں بولی جانے والی زبان سنتا ہے تو اس کی زبان سیکھنے کی فطری صلاحیتیں متحرک ہو جاتی ہیں اور کچھ عرصے میں بچہ کا دماغ بولی جانے والی زبان کی پیچیدگی کو سمجھنے لگتا ہے اور بچہ زبان بولنا شروع کر دیتا ہے۔

سننا اور بولنا دو اہم لسانی مہارتیں ہیں۔ عام طور پر تدریس اُردو میں ان مہارتوں پر توجہ نہیں دی جاتی۔ آموزش زبان کی ابتدا سننے سے ہوتی ہے اور سننے کا رد عمل بولنے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اگرچہ سننا اور بولنا فطری صلاحیتیں ہیں اور غیر رسمی طریقے سے خود بہ خود نشوونما پاتی ہیں مگر انھیں بھی جلا دینے کی ضرورت ہے۔ سننا، سن کر سمجھنا، سمجھ کر مناسب رد عمل کا اظہار کرنا اور مناسب لب و لہجہ اختیار کرنا وغیرہ سننے اور بولنے کے مختلف مرحلے ہیں اور ان کے لیے مناسب تربیت، بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کیوں کہ

- سننے اور بولنے کی فطری صلاحیتوں کو جلائی ہے۔
- غور سے سننے اور سننے کے عمل کو مؤثر بنانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- درست زبان میں اپنے دل کی بات سادہ اور قابل فہم انداز سے بیان کرنے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے۔
- بلا جھجک، اعتماد اور روانی کے ساتھ گفتگو کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

یہ ہم سب کا مشاہدہ ہے کہ ایک ایسا ماحول جہاں بچے کو زبان بولنے کی آزادی ہو، جہاں اُس کو گفتگو کرنے کے مواقع ملتے ہوں اور جہاں اس کی عزت نفس کا احترام ہوتا ہو اُس کو زبان سیکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ اُردو زبان کے اس کورس میں جہاں ان مہارتوں کے خاص پہلوؤں کی پر توجہ دی گئی ہے۔ وہیں ان مہارتوں کو پروان چڑھانے کے لیے ادبی/نصابی کتب سے مربوط کیا گیا ہے۔ لسانی مہارتوں کو مربوط پروگرام کے تحت

زیر تربیت اساتذہ کے لیے دیے گئے۔ اس کورس کے تمام یونٹوں کی اس طرح منصوبہ بندی کی گئی ہے کہ چاروں لسانی مہارتیں یونٹ کا بنیادی مرکز رہیں۔ زیر تربیت اساتذہ تمام یونٹوں کی تدریس کے دوران اشارات سبق کی تیاری اور عملی مشق بھی سرانجام دیں گے۔ اور ایسی سرگرمیاں بچوں کے لیے تیار کریں گے جس سے بچہ نہ صرف سرگرمی سے پڑھنے اور سمجھنے میں حصہ لیں بلکہ انھیں پڑھنے، لکھنے، سننے اور بولنے کے مواقع بھی ملیں۔

ابتدائی سے وسطانی جماعتوں میں اُردو کی نصابی کتاب میں دیے گئے ہر سبق کا مقصد تدریس اُردو ادب کی مختلف اصناف سے واقف کروانا بھی ہے۔ دوران تدریس اگر اساتذہ کرام اس نقطے کو خاطر میں نہیں لائیں گے تو اُردو پڑھانے کا حق ادا نہیں ہوگا۔ مثلاً چچا چکن کا سبق اس لیے دیا گیا ہے کہ طلبہ کی توجہ کردار نگاری کی طرف دلائی جاسکے دوران تدریس اگر اساتذہ بچوں کو یہ غور کرنے میں مدد نہیں کریں گے کہ اتیا زلی تاج نے چچا چکن کا کردار یا ٹوٹ، بوٹ کیسے تراشا ہے، کس طرح اس کردار کو پیش کیا ہے وغیرہ تو اس سبق کو پڑھانے کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ اسی طرح یہ بات شخصیت نگاری، منظر نگاری، آپ بیتی اور سفر ناموں والے اسباق پر لاگو ہوتی ہے۔ اس لیے اس کورس میں اصناف ادب کو درج بالا جماعتوں کے مطابق درجہ بندی اور لسانی مہارتوں کے تحت شامل نصاب کیا گیا ہے۔

ہر استاد اپنی شخصیت، ذہانت اور قابلیت کے مطابق تعلیم دیتا ہے۔ تاہم یہ اندازہ لگانا کہ کس طرح کامیاب تدریس کی جائے، بہت اہم ہے۔ بنیادی تدریسی تکنیک کے بغیر یہ ممکن نہیں کہ استاد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔ اور یہ شعبہ ایسا ہے جس میں تبدیلی، چیلنج اور گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے اس لیے اس کورس میں جانچنے، پرکھنے اور معیار مقرر کرنے کے نئے پیمانے دوران تدریسی مشق تیار کرنے پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ امید ہے فیکشنل/ عملی انداز تدریس کی جانب مثبت قدم ثابت ہوگا۔

اردو سے متعلق لفظ فہموں کا ازالہ

استاد کا اردو رسم الخط میں مہارت رکھنا خصوصاً ابتدائی جماعتوں میں از حد ضروری ہے۔ اردو کو آسان مضمون سمجھنے کی وجہ سے اردو پڑھانے والے اکثر اردو زبان کے استاد نہیں ہوتے اور اگر موجود بھی ہوں تو شاید ادب کے طالب علم ہوں مگر زبان کے استاد نہیں۔ گفتگو میں پہلا مرحلہ لب و لہجہ کی درستی کا ہے۔ اس کے لیے صحیح تلفظ سکھانا ضروری ہے۔ تلفظ سے مراد یہ ہے کہ ہر حرف کی آواز اس کے صحیح نخرج کے ساتھ ادا کی جائے اور ہر لفظ نہ صرف درست طریقے پر بولا جائے بلکہ الفاظ کے درمیان مناسب ٹھہراؤ، فاصلے اور وقفوں کا تعین کیا جائے۔

حرکات و سکناات کا صحیح استعمال کیا جائے اور ادائیگی ٹھہر ٹھہر کر مناسب لہجہ کے ساتھ کی جائے۔ تلفظ کی درستی کے لیے استاد کو اپنا نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ نہ صرف یہ کہ وہ خود صحیح تلفظ ادا کرے بلکہ اس مقصد کے لیے صحیح زبان بولنے والوں کو سنے، ان کے ساتھ گفتگو کرے اور معیاری لغت استعمال کرے۔ موقع کی مناسبت سے صحیح تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ الفاظ بولے۔ چھوٹی جماعتوں میں بول چال کے لیے اپنا نمونہ پیش کرے۔ لہجہ کا جو فقہان آج ہے شائد کبھی نہ تھا۔ اس طرح بچوں کو زبان سیکھنے کے درپیش مسائل کا حل بھی نکالا جاسکتا ہے۔

جدید تدریسی طریقوں سے واقفیت استاد کے پیشہ ورانہ اخلاق کا حصہ ہے اس عمل کو زبان آموزی کہتے ہیں۔ ثانوی زبانوں کی تدریس کے بہت سے طریقے رائج رہے ہیں۔ ان طریقوں کے نقائص دور کر کے انہیں بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح کئی نئے طریقے بھی وجود میں آتے ہیں۔ ہر زبان کا اپنا ایک مزاج ہوتا ہے اور ہر زبان کے اپنے تدریسی مسائل ہوتے ہیں۔ تدریسی مسائل کو سمجھتے ہوئے عملی طریقوں کو برتنا استاد کی حاضر دماغی ہی نہیں ہنر بھی ہے۔ ہمارے اساتذہ کو زبان کی آموزش کے فیکشنل انداز اختیار کرنا ہوگا۔

سمعی بصری آلات یعنی ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر اور ایسے صوتی آلات جو تدریسی اعانت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، سننا سکھانے میں بہترین اعانت ہیں۔ مختلف مضامین کے لیے ”رہنمائے اساتذہ“ بھی شائع ہوتے ہیں۔ اردو کے سلسلے میں ان کا مطالعہ استاد کے لیے ضروری ہے۔ ان میں سمعی و بصری معاونات کے کئی طریقے بتائے جاتے ہیں۔

اردو زبان کا اثاثہ دیگر زبانوں کے الفاظ کا اس میں شامل ہونا ہے۔ عربی، فارسی اور اب انگریزی کے الفاظ اسے اردو بنا رہے ہیں۔ اردو میں انگریزی الفاظ کا آنا درست مگر افعال کی تبدیلی زبان کے حسن کو ماند کر دیتی ہے اس کا بھی خصوصاً خیال رکھنا اساتذہ کی ذمہ داری ہے۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور قافلہ بنتا گیا